

اور سب کچھ صبر و تحمل سے برداشت کر لینا چاہیے۔ غریب عاشق پریشان ہو کر کہتا ہے کہ میرے پہلو میں اینٹ یا پتھر کا بے حس ٹکڑا نہیں، دل ہے، جو الم انگیز سلوک پر درد سے بھر آتا ہے۔ ہم تو ضرور روئیں گے، کوئی ہمیں ستاتا کیوں ہے؟

لفظ "کوئی" سے مراد محبوب ہے، کیونکہ عاشق کو محبوب کے سوا کوئی نہیں ستا سکتا، لیکن "کوئی" کے لفظ سے اجنبیت ظاہر ہے اور جب انسان ظلم و ستم سے گھبرا جائے تو وہ ستانے والے کا نام لینے یا اسے براہ راست مخاطب کرنے کے بجائے ایسے ہی لفظ استعمال کرتا ہے، جن سے اک گونہ اجنبیت یا تنکیر ٹپکتی ہو۔

۲۔ شرح : ہم بت خانے کے سامنے نہیں بیٹھے کہ پنڈتوں اور برہمنوں کو ہمیں اٹھا دینے کا حق ہو۔ ہم نے کعبے کے دروازے پر نشست نہیں جمائی کہ ارباب انتظام ہمیں اپنے خیال کے مطابق رند یا بے مشرب سمجھ کر اٹھانے کے درپے ہوں۔ ہم نے کسی محبوب یا کسی بڑے آدمی کا دروازہ نہیں سنبھالا۔ کسی کے آستانے پر ڈیرا نہیں جمایا۔ ہم تو راستے کے کنارے بیٹھے ہیں، جو گزر گاہ عام ہے۔ پھر کسی کو کیا حق ہے کہ ہمیں اٹھائے؟

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ اس شعر کی تعریف کے لیے الفاظ نہیں مل سکتے۔

۳۔ لغات۔ مہر نیمروز : دوپہر کا آفتاب، جس کی طرف نظر اٹھاتے۔

ہی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ یعنی وہ "نظارہ سوز" ہوتا ہے۔
"منہ چھپائے کیوں" کے معنی بد اہتہ دو ہیں۔ اول یہ کہ اسے منہ چھپانے کی کیا ضرورت ہے؟ دوم یہ کہ اس نے منہ چھپایا ہی نہیں، بالکل بے نقاب اور آشکارا ہے۔

شرح : میرے محبوب کے جمال سے دل میں روشنی اور نور پیدا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی دوپہر کے آفتاب کی طرح وہ جمال اس درجہ بے پناہ ہے کہ اس